## زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کے 26 جنوری 2026ء کی صبح 11 بجے کراچی میں منعقدہ اجلاس کی روداد

### شرکا

| | |
|---|---|
| جناب جمیل احمد | چیئرپرسن اور گورنر اسٹیٹ بینک |
| جناب سلیم اللہ | ڈپٹی گورنر |
| جناب محمد امین خان لودھی | ڈپٹی گورنر |
| ڈاکٹر عنایت حسین | ایگزیکٹو ڈائریکٹر |
| جناب فواد انور | ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ |
| جناب نجف یاور خان | ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ |
| جناب محمد علی لطیف | ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ |
| ڈاکٹر حاند مختار | بیرونی رکن |
| ڈاکٹر نوید حامد | بیرونی رکن |
| جناب فیاض الرحمٰن | کارپوریٹ سیکریٹری |

### موجودہ معاشی حالات کا جائزہ اور مالی سال 26ء کے امکانات

1۔ اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کو 15 دسمبر 2025ء کو منعقدہ اجلاس کے بعد ہونے والی عالمی اور ملکی معاشی پیش رفتوں کے متعلق آگاہ کیا۔ کمیٹی کو بیس لائن پیش گوئیوں میں استعمال کیے گئے اہم مفروضات سمیت کلیدی معاشی اظہاریوں کے ابھرتے ہوئے رجحانات کے جائزے اور تجزیے پیش کیے گئے۔

2۔ عالمی رجحانات اور پیش رفت کے حوالے سے عملے نے آگاہ کیا کہ جغرافیائی و سیاسی صورت حال اور طلب میں اضافے کے باعث زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے عالمی سطح پر تیل، دھاتوں اور زرعی اجناس کی قیمتوں میں 3.0 فیصد سے زائد اضافہ ہوا ہے۔ زری پالیسی کمیٹی کے پچھلی مدت کے جائزے کی طرح دسمبر 2025ء میں ترقی یافتہ معیشتوں کی عمومی مہنگائی میں اضافہ ہوا جبکہ ابھرتی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں کی عمومی مہنگائی میں کمی دیکھی گئی۔ گذشتہ ایم پی سی اجلاس کے بعد جہاں بیشتر مرکزی بینکوں نے اپنی پالیسی شرح سود کو کسی تبدیلی کے بغیر برقرار رکھا ہے، وہیں چند ابھرتی منڈیوں و ترقی پذیر معیشتوں اور ترقی یافتہ معیشتوں نے شرح سود میں کمی بھی کی ہے۔ امریکہ کی جانب سے متعدد یورپی ممالک پر اضافی ٹیرف عائد کرنے کے نئے خدشات کی وجہ سے تجارتی پالیسی کے متعلق پہلے سے بلند بے یقینی کی سطح میں مزید اضافے کا امکان ہے۔ بعد ازاں، عملے نے عالمی معیشت سے متعلق آئی ایم ایف کی تازہ پیش گوئیوں بشمول جی ڈی پی نمو سے آگاہ کیا اور بتایا کہ 2026ء کی تجارتی نمو کے تخمینوں کو بڑھایا گیا ہے۔ جبکہ مہنگائی کی پیش گوئیاں اکتوبر 2025ء میں شائع شدہ پچھلے تخمینوں کے مقابلے میں بڑی حد تک اسی سطح پر برقرار ہیں۔

3۔ اس کے بعد عملے نے حقیقی شعبے کی پیش رفت کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ مالی سال 26ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران معاشی سرگرمیوں میں قابلِ ذکر اضافہ ہوا۔ پاکستان دفتر شماریات کے عبوری اعداد و شمار کے مطابق اجناس کے پیداواری شعبوں کی قیادت میں حقیقی جی ڈی پی کی نمو کو تقویت ملی اور یہ 3.7 فیصد تک پہنچ گئی، جبکہ مالی سال 25ء کی پہلی سہ ماہی میں 1.6 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا تھا۔ سیٹلائٹ پر مبنی پیمانوں اور بلند تعدد کے اظہاریوں دونوں سے عکاسی ہوتی ہے کہ مالی سال 26ء کی دوسری

سہ ماہی میں بھی یہی رفتار برقرار رہی ہے۔ مثلاً، گیس کے اخراج اور رات کے وقت روشنی کی شدت، جو صنعت اور ٹرانسپورٹ سرگرمیوں کے اہم اشاریے ہیں، میں گذشتہ برس کے اسی عرصے کے مقابلے میں دوسری سہ ماہی کے دوران نمایاں اضافہ دیکھا گیا۔ گاڑیوں، پیٹرولیم مصنوعات (فرنس آئل کے علاوہ)، سیمنٹ اور کھاد کی فروخت، نیز مشینری اور ثانوی اشیاء کی درآمدات نے بھی حالیہ مہینوں میں معاشی رفتار بڑھنے کی نشاندہی کی۔ عملے نے کہا کہ بڑے پیمانے کی اشیاسازی (ایل ایس ایم) نے اکتوبر اور نومبر 2025ء میں زیادہ سال بہ سال شرح نمو درج کی، جس کے نتیجے میں جولائی تا نومبر مالی سال 26ء کے دوران اس میں مجموعی طور پر 6.0 فیصد اضافہ ہوا۔ اس میں بڑا حصہ خوراک، گاڑیوں، ٹیکسٹائل، پیٹرولیم اور تعمیرات سے منسلک شعبوں کا تھا۔ اسی طرح، مالی حالات میں آسانی اور صوبوں کی جانب سے ترقیاتی اخراجات میں اضافے کے باعث تعمیراتی سرگرمیوں میں بھی حالیہ مہینوں میں تیزی آئی ہے، جس کے نتیجے میں مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں مقامی سیمنٹ کی فروخت 13 فیصد بڑھ گئی، جو مالی سال 21ء کے بعد سب سے زیادہ سطح ہے۔

4۔ معاشی نمو کے منظرنامے کے حوالے سے اسٹاف نے بتایا کہ ربیع کی فصلوں کے لیے موسم اور پانی کی صورت حال سازگار رہی ہے۔ حالیہ ہفتوں میں ہریالی کی سطح میں بھی بہتری آئی ہے۔ صوبہ سندھ نے گندم کی بوائی کا ہدف عبور کر لیا ہے جبکہ صوبہ پنجاب بھی اپنا ہدف حاصل کرنے کے قریب ہے۔ سیلاب کے بعد کے سابقہ ادوار کو مدنظر رکھتے ہوئے گندم کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ متوقع ہے، جس کے نتیجے میں گندم کی مجموعی پیداوار وفاقی کمیٹی برائے زراعت کے مقررہ ہدف سے زیادہ رہنے کا امکان ہے۔ مجموعی طور پر مالی سال 26ء کے لیے فصلوں کے منظرنامے پر نظرثانی کرتے ہوئے اس میں اضافہ کیا گیا ہے، کیونکہ خریف کی بڑی فصلوں کو سیلاب سے محدود نقصان پہنچا ہے۔ مزید برآں، گذشتہ سال کے مقابلے میں گنے سے بازیابی کی بلند شرح بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ کی نمو کو مزید تقویت دے سکتی ہے۔ مذکورہ بالا پیش رفت کے مطابق صنعتی شعبے کی نمو کے تخمینے کو بھی بڑھایا گیا ہے، جس کی بڑی وجہ بڑے پیمانے کی اشیاسازی اور تعمیراتی شعبوں میں نمو کی توقع سے زیادہ رفتار ہے۔ اجناس پیدا کرنے والے شعبوں کے ان مثبت رجحانات سے خدمات کے شعبے کو مزید تقویت ملنے کی توقع ہے۔ مذکورہ تمام پیش رفتوں کی روشنی میں مالی سال 26ء میں حقیقی جی ڈی پی نمو کے تخمینے پر نظرثانی کرتے ہوئے اسے بڑھا کر 3.75 سے 4.75 فیصد کر دیا گیا ہے۔ مالی سال 27ء کے دوران اس رفتار میں مزید تیزی آنے کا امکان ہے۔

5۔ بیرونی شعبے میں حالیہ پیش رفت کے حوالے سے اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ دسمبر 2025ء کے دوران کرنٹ اکاؤنٹ میں 244 ملین ڈالر کا خسارہ ریکارڈ کیا گیا، جبکہ نومبر 2025ء میں سرپلس تھا۔ نتیجتاً، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران کرنٹ اکاؤنٹ کا مجموعی خسارہ 1.2 ارب ڈالر رہا، جو ابتدائی توقعات کے مطابق تھا۔ کرنٹ اکاؤنٹ خسارے میں اضافے کی بنیادی وجہ درآمدات میں نمایاں اضافہ اور برآمدات میں کمی تھی۔ برآمدی کمزوری بنیادی طور پر خوراک، بالخصوص چاول کی برآمدات میں نمایاں کمی کی عکاس ہے، جبکہ بلند قدر والی (ایچ وی اے) ٹیکسٹائل برآمدات مستحکم رہیں۔ اسی اثنا میں، کارکنوں کی ترسیلاتِ زر اور آئی ٹی خدمات کی برآمدات میں مسلسل اضافہ مجموعی کرنٹ اکاؤنٹ خسارے کو قابلِ انتظام سطح پر محدود رکھنے میں معاون ثابت ہوا۔ اسٹاف نے مزید نشاندہی کی کہ ایم پی سی کے گذشتہ اجلاس کے بعد مالی بہاؤ میں بہتری سے اسٹیٹ بینک کو بنیادی طور پر بین البینک خریداریوں کے ذریعے زرمبادلہ کے ذخائر میں مسلسل اضافے میں مدد ملی۔

6۔ بیرونی شعبے کے منظرنامے کے حوالے سے اسٹاف نے بتایا کہ کرنٹ اکاؤنٹ کا تجزیہ بڑی حد تک گذشتہ اجلاس جیسا ہی ہے۔ اسٹاف نے نشاندہی کی کہ چاول کی برآمدی آمدنی میں کمزوری، عالمی تجارتی پالیسی میں بڑھتی ہوئی غیریقینی صورتِ حال، اور مغربی سرحد کی بندش کے باعث برآمدات کو دباؤ کا سامنا کرنا پڑے گا، جبکہ مضبوط ملکی طلب کے سبب درآمدات بلند رہنے کی توقع ہے، البتہ تیل کی سازگار قیمتیں اس کے اثرات کو جزوی طور پر کم کر سکتی ہیں۔ مزید برآں، برآمدات کے مشکل امکانات کے باوجود، مالی سال 26ء کے دوران کارکنوں کی مضبوط ترسیلاتِ زر اور عالمی اجناس کی معتدل قیمتیں بھی کرنٹ اکاؤنٹ خسارے کو جی ڈی پی کے 0 سے 1 فیصد کی متوقع حد کے اندر رکھنے میں مددگار ثابت ہوں گی۔ اس منظرنامے اور متوقع سرکاری بیرونی رقوم کی وصولی کے پیشِ نظر، اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر جون 2026ء تک 18.0 ارب ڈالر سے تجاوز کرنے اور مالی سال 27ء میں مزید بہتر ہونے کی توقع ہے جو درآمدات کے تقریباً تین ماہ کے مساوی ذخائر کے معیار کے قریب پہنچ جائے گی۔ عالمی ٹیرف سے متعلق نئی غیریقینی صورتِ حال، جغرافیائی وسیاسی پیش رفت، اور متوقع بیرونی رقوم کی عدم وصولی بیرونی شعبے کے اس منظرنامے کے لیے اہم خطرات میں شامل ہیں۔

7۔ مالیاتی پیش رفت کے بارے میں اسٹاف نے بتایا کہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالیاتی یکجائی جاری رہی۔ ایف بی آر کے ٹیکس محاصل میں مالیاتی سال کی پہلی ششماہی کے دوران 9.5 فیصد سال بسال اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ اضافہ 26 فیصد تھا، جس کے نتیجے میں ٹیکس وصولی کا ہدف 329 ارب روپے کی کمی سے پورا نہ ہوسکا۔ محاصل میں اس کمی کے باوجود، مالیات سے متعلق اظہاریے مجموعی مالیاتی توازن میں بہتری کی نشاندہی کرتے ہیں، جس کی وجہ نسبتاً محدود اخراجات اور گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں سودی ادائیگیوں میں نمایاں کمی ہے۔ کمیٹی نے نوٹ کیا کہ اگرچہ مالیاتی یکجائی نے کُلی معاشی استحکام کے حصول میں معاون کردار ادا کیا ہے، تاہم مالی سال 26ء کے لیے سالانہ ابتدائی سرپلس کے ہدف کا حصول مشکل دکھائی دیتا ہے۔

8۔ زری مجموعوں کے حوالے سے اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ زرِ وسیع (ایم ٹو) کی شرحِ نمو 9 جنوری 2026ء تک سال بسال 16.3 فیصد تک بڑھ گئی۔ اس اضافہ بنیادی طور پر خالص ملکی اثاثوں میں مضبوط نمو کی وجہ سے ہوا، جو سرکاری اور نجی دونوں شعبوں کی جانب سے بلند قرض گیری کو ظاہر کرتا ہے۔ واجبات کے پہلو سے، زیرِ گردش کرنسی میں معمولی اضافہ ہوا، جبکہ بینک ڈپازٹس میں تیزی سے اضافہ ریکارڈ کیا گیا، جس کے نتیجے میں کرنسی اور ڈپازٹ کے تناسب میں کمی واقع ہوئی۔ اسی اثنا میں، زرِ محفوظ کی نمو بھی بڑھ گئی، جو خاصی حد تک زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے کے باعث خالص بیرونی اثاثوں کے بلند حصے اور خالص ملکی اثاثوں کے معتدل حصے کی عکاسی کرتی ہے، جس کی بنیادی وجہ حکومت کی کمرشل بینکوں سے قرض گیری تھی۔

9۔ اسٹاف نے مزید بتایا کہ دسمبر 25ء میں نجی شعبے کے قرضوں کی نمو سال بہ سال بحال ہوئی، جو قرضوں کے موسمی استعمال اور گذشتہ سال قرض تا ڈپازٹ تناسب میں ہونے والے اضافے کے اثرات میں کمی کا عکاس ہے۔ مطلق معنوں میں، مالی سال 26ء میں اب تک قرضوں کا مجموعی استعمال 578 ارب روپے رہا، جو ٹیکسٹائل، تھوک اور خردہ تجارت، کیمیکلز، اور ٹیلی کمیونیکیشن شعبوں کو جاری سرمائے کے قرضوں کے اجرا کی وجہ سے ممکن ہوسکا۔ صارفی قرضے بھی بدستور بڑھتے رہے، خاص طور پر گاڑیوں کے قرضے، جس میں مالی حالات میں بہتری کی وجہ سے مدد ملی۔

10۔ مہنگائی کے حوالے سے، عملے نے کمیٹی کو بتایا کیا کہ گذشتہ چار ماہ میں عمومی مہنگائی اپنے وسط مدتی ہدف کی حد میں ہی رہی۔ نومبر 25ء میں 6.1 فیصد مہنگائی دسمبر 25ء میں کم ہوکر 5.6 فیصد رہ گئی، جو کم و بیش حسب توقع تھی۔ اس اعتدال کی بڑی وجہ تلف پذیر غذائی اشیا کی قیمتوں میں تیزی سے کمی آنا تھی، جس نے گندم اور منسلکہ مصنوعات کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے باعث غیر تلف پذیر غذائی اشیا کی مہنگائی کی تلافی کردی۔ اسی طرح، بجلی کے موذوں اساسی اثرات میں کمی اور ایل پی جی اور ٹھوس ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ ہونے کے سبب توانائی کی مہنگائی بڑھ گئی۔ قوزی مہنگائی، جو مالی سال 25ء کے دوران مسلسل کم ہوئی تھی، حالیہ مہینوں میں تقریباً 7.4 فیصد پر برقرار رہی۔ یہ امر تعلیمی فیسوں، علاج معالجے کے اخراجات اور گھروں کے کرایے میں اضافے کا عکاس ہے۔ اس سے قطع نظر، صارفین اور کاروباری اداروں کے ساتھ ساتھ پیشہ ور فورکاسٹرز کی مہنگائی کی توقعات بدستور کم ہوتی اور قابو میں رہیں۔

11۔ مہنگائی کے منظرنامے پر بات کرتے ہوئے آگاہ کیا گیا کہ مالی سال 26ء اور مالی سال 27ء کے دوران مہنگائی 5 تا 7 فیصد ہدف کی حد کے اندر مستحکم ہونے کی توقع ہے، اگرچہ قریبی مدت میں یہ عارضی طور پر چند مہینوں کے لیے بالائی حد سے تجاوز کرسکتی ہے۔ تاہم، یہ منظرنامہ اجناس کی عالمی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ، ملکی گندم کی قیمتوں میں اضافے اور توانائی کی سرکاری قیمتوں میں کسی بھی غیر متوقع تبدیلی سے پیدا ہونے والے مختلف خطرات سے مشروط ہے۔

## مالی منڈیاں اور ذخائر کا انتظام

12۔ زری پالیسی کے نفاذ کے حوالے سے، عملے نے رپورٹ کیا کہ زیرِ جائزہ مدت میں شبینہ ریپو ریٹ اوسطاً 10.85 فیصد رہا، جو 10.5 فیصد کے پالیسی ریٹ سے 35 بی پی ایس زیادہ تھی۔ اسٹیٹ بینک کی اوسط سیالی معاونت بیشتر روایتی بینکوں تک محدود رہی، جو زیرِ جائزہ مدت میں 811 ارب روپے کے اضافے سے بڑھ کر 13.75 ٹریلین روپے تک پہنچ گئی، یہ امر دسمبر 25ء کے آخر تک کرنسی کی بلند طلب اور سیالیت کی کی بڑھتی ہوئی ضروریات کی عکاسی کرتا ہے۔

13۔ دسمبر 25ء میں پالیسی ریٹ میں کمی کے بعد، ثانوی مارکیٹ میں زیادہ تر مدتوں کی یافتوں میں 50 بی پی ایس سے زیادہ کم ہوئی، جو پالیسی ریٹ میں مزید کمی کی توقع کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ بھی نوٹ کیا گیا کہ مارکیٹ ٹریژری بلز میں خالص واپسی ہوئی کیونکہ حکومت نے زیرِ جائزہ مدت میں جو رقم قبول کی تھی وہ عرصیت کی تکمیل کی رقم اور مشترکہ ہدف کے مجموعے سے کم تھی۔

14۔ معین شرح پی آئی بیز کی قبولیت زیادہ نمایاں تھی، جو طویل مدت میں معین شرح پر قرض لینے کی حکومتی ترجیح کی جانب اشارہ کرتی ہے۔ یہ بھی بتایا گیا کہ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے واجب الادا سرکاری تمسکات کا خاکہ عرصیتِ قرض (debt maturity profile) بڑی حد تک برقرار رہا۔ تقریباً 53 فیصد سرکاری تمسکات کی عرصیت تین سال سے زیادہ ہے، جبکہ جنوری 26ء میں بلند میزانی ضروریات کی وجہ سے سرکاری تمسکات کا واجب الادا اسٹاک تھوڑا سا بڑھ گیا۔

15۔ اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ زیرِ جائزہ مدت میں ریاستی یافتوں اور تفاوت میں بتدریج نرمی آتی رہی، جس سے ملک کی بیرونی صورتِ حال میں مزید بہتری کی عکاسی ہوتی ہے۔ تاہم، زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے نشانیہ یافت (10 سالہ ڈالر بانڈ) میں معمولی سا اضافہ ہوا ہے۔

16۔ زرمبادلہ مارکیٹ میں زیرِ جائزہ مدت کے دوران پاکستانی روپیہ ڈالر کے مقابلے میں 0.2 فیصد مضبوط ہوا، جبکہ ڈالر کی قدر بڑی عالمی کرنسیوں کے مقابلے میں 0.1 فیصد بڑھی۔

## ماڈل پر مبنی جائزہ

17۔ اسٹاف نے پالیسی ریٹ کی غیر تبدیل شدہ بیس لائن اور متبادل سمتوں کے ساتھ ساتھ دیگر پالیسی اور بیرونی متغیرات پر مبنی مہنگائی کے تخمینوں سے کمیٹی آگاہ کیا۔ اسٹاف نے بنیادی مہنگائی کے تخمینوں سے متعلق غیر یقینی صورتِ حال پر بھی روشنی ڈالی، جسے فین چارٹ کے ذریعے واضح کیا گیا۔

18۔ مذکورہ بالا معاشی پیش رفتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، زری پالیسی کمیٹی نے مختلف مفروضوں کی بنیاد پر مہنگائی کو ہدف کی حد میں رکھنے کے لیے زری پالیسی موقف کی موزونیت پر تبادلہ خیال کیا۔

## زری پالیسی کے لیے اسٹیٹ بینک کے سرویز کے نتائج

19۔ اسٹاف نے اکنامک ایجنٹس نیٹ ورک (EAN) کے ذریعے عمومی معاشی منظرنامے سے متعلق معلومات پیش کیں۔ عام تاثر یہ ہے کہ معاشی سرگرمیوں میں بتدریج بہتری آرہی ہے، تاہم بعض شعبوں میں خدشات موجود ہیں۔ جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا گیا، زرعی شعبے کے منظرنامے میں وسیع البنیاد بہتری دیکھی گئی؛ تاہم کاشت کاروں کی جانب سے پانی کی ممکنہ قلت اور غیر رسمی زرعی قرضوں کی محدود دستیابی سے متعلق مسائل کی نشاندہی کی گئی۔ مینوفیکچرنگ کے حوالے سے، تعمیرات اور اس سے منسلک صنعتوں کی بدولت مقامی طلب میں بہتری کے باعث مثبت تاثر پایا گیا۔ تاہم، نظرثانی شدہ سولر ٹیرف پالیسی اور جننگ و اسپننگ شعبوں میں بندشوں کے باعث بعض خدشات بھی سامنے آئے، جو ٹیکسٹائل کی مقامی رسدی زنجیر میں سکڑاؤ کی عکاسی کرتے ہیں۔ برآمد کنندگان کے حوالے سے اسٹاف نے بتایا کہ بلند قدرِ اضافی والی ٹیکسٹائل مصنوعات کی طلب میں اضافہ ہوا ہے۔ تاہم عالمی سطح پر چاول کی زائد دستیابی کے باعث قیمتیں دباؤ کا شکار ہوئیں۔ مزید برآں، پاک-افغان سرحدی صورت حال کے باعث کیمیکلز، فاسٹ مووِنگ کنزیومر گڈز (FMCGs)، سیمنٹ اور فارماسیوٹیکل شعبوں میں طلب کمزور رہنے کا امکان ہے۔

20۔ اسٹاف نے جنوری 2026ء میں کیے گئے مختلف اسٹیٹ بینک سرویز کے نتائج سے کمیٹی کو آگاہ کیا۔ صارفین اور کاروباری اداروں کی مہنگائی سے متعلق توقعات میں بتدریج کمی آئی ہے، اور اس وقت یہ اپنی کم ترین سطح پر ہیں۔ جنوری 2026ء میں صارفین کا اعتماد دسمبر 2025ء کے مقابلے میں بہتر ہوا ہے اور اس وقت تمام صوبوں میں اپنی طویل مدتی اوسط کے قریب ہے۔ دوسری جانب، جنوری 2026ء کے دوران کاروباری اداروں کے اعتماد میں بھی بہتری کا سلسلہ جاری رہا۔ استعداد سے استفادے کی شرح گذشتہ سروے کی طرح برقرار رہی اور اپنی طویل مدتی اوسط کے قریب ہے۔

21۔ اسٹاف نے جنوری 2026ء میں کیے گئے پیشہ ور فورکاسٹرز کے سروے کے نتائج سے بھی کمیٹی کو آگاہ کیا۔ فورکاسٹرز نے گذشتہ سروے کے مقابلے میں قلیل اور وسط مدتی معاشی نمو کے تخمینوں میں اضافہ کیا ہے۔ مزید برآں، قلیل اور وسط مدتی مہنگائی کے حوالے سے ان کے تخمینے 5 تا 7 فیصد کے ہدف کی حد میں برقرار ہیں۔

## زری پالیسی پر غور و خوض اور فیصلے کا ووٹ

22۔ زری پالیسی کمیٹی نے 9 میں سے 6 ارکان کی اکثریتی رائے سے پالیسی ریٹ برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا، جبکہ 3 ارکان نے پالیسی ریٹ میں 50 بیسس پوائنٹس کی کمی کے حق میں ووٹ دیا۔

**فیصلے:**

- پالیسی ریٹ برقرار رکھا جاتا ہے۔
- زری پالیسی بیان — جنوری 2026ء کی منظوری دی جاتی ہے۔